حکام وقت کی اطاعت احادیث نبویہ کی روشنی میں الشیخ مفتی عبد العزیز نعیم حفظہ اللہ

حکام وقت کی اطاعت احادیث نبویہ کی روشنی میں

الشیخ مفتی عبد العزیز نعیم حفظہ اللہ ۔

1۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے امیر کیا اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی ۔

(بخاری: 2957، الفاظ بخاری کے ہیں، نیز دیکھئے مسلم:1835)

2۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپﷺ نے فرمایا:

ایک مسلمان پر سمع واطاعت فرض ہے چاہے اسے پسند ہو یا نا پسند ہو، الا یہ کہ اگر اسے نافرمانی کا حکم دیا جائے ، اگر امیر اسے نافرمانی کا حکم دے تو نہ تو اس پر سننا ہے او نہ ماننا ۔

(بخاری 7144، مسلم: 1839 الفاظ مسلم کے ہیں)۔

3۔ حذیفہ بن الیمانؓ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہا آپ ﷺ نے فرمایا

میرے بعد ایسے امام ہوں گے جو نہ تو میری سنت پر چلیں گے اور نہ میرے طریقہ کی پیروی کریں گے ان میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جن کے جسم انسانوں کے ہوں گے اور دل شیطان کے۔

میں نے کہا:

اے اللہ کے رسول! اگر میں ایسے لوگوں کو پالوں تو کیا کروں؟

آپ نے فرمایا:

حاکم وقت کی سنو اور اس کی اطاعت کرو، اگرچہ

تمہاری پیٹ پر مارے اور تمہارا سارا مال لے لے۔ سنو اور اطاعت کرو۔

(مسلم:1847)۔

4۔ علقمہ ابن وائل اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ انہوں نے کہا:

سلمہ بن یزید بحفی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا، وہ کہتے ہیں کہ : ہم نے کہا:

اے اللہ کے نبی اگر ہم پر ایسے امراء مسلط ہوجائیں جو ہم سے اپنا حق مانگیں اور ہمارا حق روکیں تو ایسی صورت میں آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

سنو اور اطاعت کرو، ان کا کام وہ ہے جو انہیں سونپا گیا ہے اور تمہارا کام وہ ہے جو تمہیں سونپا گیا ہے۔

(مسلم:1846)

5۔ عیاض بن غنم ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو کوئی کسی صاحب منصب کو نصیحت کا ارادہ کرے تو اسے علانیہ ظاہر نہ کرے بلکہ اس کا ہاتھ تھامے او اسے اکیلے میں لے جائے، اگر وہ اس کی بات سن لے تو ٹھیک ورنہ اس نے اپنی ذمہ داری ادا کردی۔

السنہ لابن ابی عاصم 1096، نیز البانی نے حدیث کو صحیح کہا ہے۔

6۔ ام سلمہ ؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

عنقریب ایسے امراء ہوں گے جن کی بعض باتیں تمہیں اچھی لگیں گی اوربعض بری ، چنانچہ تو جوان کی غلط باتوں کو پہچان لے اس کا ذمہ بری ہوگیا، اور جس

نے ان پر انکار کیا اس کا ذمہ بری ہوگیا لیکن جو راضی ہو گیا اور اسی صورت کے پیچھے چل پڑا ،

صحابہ نے فرمایا :

کیا ہم ان سے جنگ نہ کریں؟

آپ ﷺ نے فرمایا :

نہیں جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں ۔

(صحیح مسلم:1854)۔

7۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

جو اطاعت سے نکلا اور جماعت سے الگ ہوا اور اسی حال میں مرگیا تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔

(مسلم: 1848)

8۔ عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

جس اپنے امیر کی کوئی بات بری لگے تو اس کو چاہئے کہ اس پر صبر کرے ؛ کیونکہ جو بھی امیر کی اطاعت سے ایک بالش بھی باہر نکلا اور پھر اسی حال میں مرگیا تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوئی ۔

(بخاری:7053، مسلم: 1849 الفاظ مسلم کے ہیں)

9۔ عرفجہ اشجعیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو تمہارے پاس اس حال میں آئے جبکہ تم پر ایک امیر قائم ہے اور تمہاری اجتماعیت کو توڑنے کی کوشش کرے یا اس میں انتشار وتفرق پیدا کرنے کی کوشش کرے تو اس کو قتل کردو۔

اور ایک روایت میں ہے :

تو اس تلوار سے اس کی گردن ماردو جو بھی ہو۔

(مسلم:1852)۔

10۔ نیز عبد اللہ بن عمرو بن عاص کی طویل مرفوع حدیث میں ہے:

جو کسی امیر کی بیعت کرے اور اسے اپنی وفاداری سونپ دے ، دل سے اس کی اطاعت پر راضی ہو جائے تو اسے چاہئیے کہ حتی المقدور اس کی اطاعت کرے پھر اگر کوئی دوسرا آکر انتشار پیدا کرنے کی کوشش کرے تو اس کی گردن ماردو۔

(مسلم: 1844)۔

11۔ ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا :

جب دو امیروں کی بیعت ہو تو ان میں سے دوسرے کو قتل کردو۔

(مسلم)

12۔ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:

جو ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

اور ایک روایت میں ہے:

جو ہم پر تلوار سونتے وہ ہم میں سے نہیں ہے ۔

(مسلم: 98،99)

13۔ حزیفہ بن یمان سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہیں :

لوگ رسول اللہ ﷺ سے بھلائی کے بارے میں سوال کرتے تھے جبکہ میں آپ سے شر (برائی) کے بارے میں سوال کرتا تھا کہ کہیں مجھ تک نہ پہنچ جائے چنانچہ میں نے کہا:

اے اللہ کے رسول ﷺ ہم جاہلیت اور شر کی دلدلوں

میں پھنسے ہوئے تھے پھر اللہ تعالی نے ہمیں یہ خیر عطا فرمائی تو کیا اب اس خیر کے بعد بھی شر ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں،

میں نے کہا:

کیا اس شر کے بعد پھر خیر ہے؟

آپ نے فرمایا: ہاں ، لیکن اس میں دھواں ہوگا،

میں نے کہا : دھواں کیسا؟

فرمایا : ایسے لوگ ہوں گے جو میری سنت کو چھوڑ کر دوسری سنتیں اختیار کریں گے، اور میرے طریقہ کو چھوڑ کر دوسرے طریقے اختیار کریں گے ، تم ان کی بعض باتوں کو پہچانو گے اور بعض کا انکار کرو گے،

میں نے کہا : تو کیا اس خیر کے بعد بھی شر ہے؟

آپ نے فرمایا: ہاں جہنم کی طرف بلانے والے لوگ ہوں گے، جوان کی دعوت قبول کرے گا وہ اسے جہنم میں پھینک دیں گے،

میں نے کہا: اے اللہ کے رسول آپ مجھے ان کے اوصاف ونشانیاں بتادیے (کہ وہ کیسے ہوں گے)

آپ نے فرمایا: ہاں وہ ہماری طرح کے ہی ہوں گے اور ہماری ہی زبان بولیں گے،

میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ اگر مجھے یہ زمانہ مل جائے تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟

آپ نے فرمایا: تم مسلمانوں کی جماعت اور اس کے امیر کو لازم پکڑنا ،

میں نے کہا : اور اگر ان کی نہ کوئی جماعت ہو اور نہ امام؟

آپ ﷺ نے فرمایا: پھر ان تمام فرقوں سے الگ ہوجانا

اگرچہ تمہیں درخت کی ٹہنی سے ہی لٹکنا پڑے ، یہاں تک کہ تمہیں موت آجائے اور تم اسی طریقے پر ہو۔

(بخاری:7084، مسلم:847 الفاظ مسلم کے ہیں)۔

امام نووی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں حدیث حذیفہ میں اس طرف اشارہ ہے کہ :

مسلمانوں کی جماعت ار اس کے امام کو لازم پکڑنا چاہئے ، اس کی اطاعت کرنی چاہئے اگرچہ وہ فسق وفجور یا دیگر معصیت میں مبتلا ہو لوگوں کا مال غصب کرتا ہو یا دیگر گناہوں میں ملوث ہو ایسی صورت میں اگر وہ گناہ کا حکم نہ دے تو اس کی اطاعت فرض ہے۔

(شرح مسلم 12/237 ط دارالفکر بیروت)

14۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

بنواسرائیل کے امور کی تدبیر انبیاء کے ذمہ تھی، جب بھی کوئی نبی وفات پاتا اس کے بعد ایک اور نبی آجاتا اور میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، لیکن خلفا، بکثرت ہوں گے ،

صحابہ کرام نے فرمایا :

اے اللہ کے رسول پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟

آپ نے فرمایا: جو پہلے امیر بنے اس کی بیعت نبھاؤ اور وفا کرو، ان کو ان کا حق دو: کیونکہ اللہ نے ان کے سپرد جو کیا ہے اللہ ان سے اس بارے میں پوچھے گا

(بخاری 3455، مسلم 1842)

15۔ ابن مسعود سے روایت ہے کہا آپ نے فرمایا:

امیری و تونگری عام ہوجائے گی، اور ایسے امور ظاہر ہوں گے جن کو تم براجانو گے،

صحابہ کرام نے عرض کی:

اے اللہ کے رسول! آپ ایسی حالت میں ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟

آپ نے فرمایا: جو تمہارا ذمہ ان کا حق ہے اس کو ادا کرنا اور اپنا حق اللہ سے طلب کرنا۔

(بخاری: 3603، مسلم: 1843)۔

عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہﷺ کو فرماتے سنا :

تمہارے بہترین امراء وہ ہیں جن سے تم محبت رکھتے ہو اور وہ تم سے محبت رکھتے ہیں، اور جن کے لئے تم دعا کرتے ہو اور جو تمہارے لئے دعا کرتے ہیں، جبکہ تمہارے بدترین امراء وہ ہیں جن سے تم نفرت رکھتے ہو اور وہ تم سے نفرت رکھتے ہیں اور جن پر تم لعنت بھیجتے ہو اور جو تم پر لعنت بھیجتے ہیں،
صحابہ نے عرض کی :

اے اللہ کے رسول کیا ایسے موقع پر ہم ان سے جنگ نہ کریں؟

آپ نے فرمایا:

نہیں، جب تک وہ تم میں نماز قائم کرتے رہیں، سن رکھو کہ جس پر کوئی امیر ہو اور وہ اسے کوئی ناجائز کام کرتا دیکھے، تو وہ اس ناجائز کام کو ناپسند کرے اور ہرگز اس کی اطاعت سے ہاتھ نہ کھینچے ۔

(مسلم:1855)۔

17۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

جس نے امیر کی اطاعت سے ہاتھ کھینچا اس کے لئے قیامت کے دن کوئی حجت نہیں ہوگی، اور جو اس حال میں مرا کہ وہ جماعت سے الگ تھا تو وہ جاہلیت کی

موت مرا۔

(السنۃ/ابن ابی عاصم ،1075 البانی نے حدیث کو صحیح کہا ہے)

18 حارث ابن بشیرؓ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا:

میں تمہیں پانچ چیزوں کا حکم دیتا ہوں: جماعت کو لازم پکڑنے کا، سننے اور اطاعت کرنے کا ، ہجرت کا، اللہ کی راہ میں جہاد کا، اور جو جماعت سے ایک بالش بھی باہر ہوا تو اس نے اسلام کا پٹہ اپنے گلے سے اتار پھینکا۔

(ترمذی:2863، البانی نے حدیث کو صحیح کہا ہے)

19 عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: رسول اللہﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے فرمایا:

اللہ سے ڈرو ، اور سنو اور اطاعت کرو اگرچہ تمہارے اوپر ایک حبشی غلام امیر بنادیا جائے، تم میں سے جو میرے بعد زندہ رہے گا وہ سخت اختلافات دیکھے گا، اس لئے تم میری سنت کو لازم پکڑو اور میرے بعد ہدایت یافتہ خلفاء کی سنت کو لازم پکڑو اور اس سے تمسک اختیار کرو۔

(اخرجہ ابن ابی عاصم السنۃ 54، البانی نے حدیث کو صحیح کہا ہے)

20 عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہﷺ نے بلایا ، ہم نے آپ ﷺ کی بیعت کی آپ نے ہم سے جن امور پر بیعت لی وہ یہ تھے کہ ہم سنیں اور اطاعت کریں چاہے وہ کام ہمیں پسند ہو یا نہ ہو اور ہمیں اس میں مشکل پیش آئے یا آسانی [illegible] اور ہم امراء سے بغاوت نہ کریں۔

اور آپ نے فرمایا: سوائے اس کے کہ تم ان میں واضح کفر پاؤ جس پر تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح وصاف دلیل ہو۔

(صحیح مسلم، باب وجوب طاعة الامراء فی غیر معصیة، وتحریمها فی المعصیة)

21۔ انس سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سے ہمارے کبار صحابہ نے ہمیں سختی سے منع کیا: فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

نہ تو اپنے امراء کوگالی دو اور نہ ان کے پاس زیادہ جاؤ اور نہ ان سے بغض رکھو اور اللہ سے ڈرتے رہو؛ کیونکہ وقت بہت قریب ہے۔

22۔ تمیم داری سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

دین نصیحت وخیر خواہی کا نام ہے۔

ہم نے کہا کس کی؟

آپ نے فرمایا: اللہ کے لئے، اس کی کتاب کے لئے، مسلمان امراء کے لئے اور عام مسلمانوں کے لئے۔

(صحیح مسلم:55)